احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون: ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | اتوار: ۱۴۔ شعبان ۱۴۱۳ھ، ۷۔ تبلیغ ۱۳۷۲ ہش، ۷۔ فروری ۱۹۹۳ء | نمبر ۳۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حق بات کیلئے آواز بلند کریں

کسی قوم سے نظریات میں اختلاف اور ظلم میں اس کی تائید نہ کرنا اس سے وفاداری نہیں اس سے بے وفائی ہے۔ پس تمام امریکہ کے احمدی باشندے اور تمام انگلستان کے احمدی باشندے اپنی قوم سے وفا کریں۔ حق بات کے لئے اپنی آواز بلند کریں۔ اور یہ نہ سمجھیں کہ اگر وقت کی حکومت نے ایک غلط پالیسی بنائی ہے تو اس سے اختلاف کرنا گویا کہ بے وفائی ہو جائے گی۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یاد رکھو کہ پاکیزگی کے مراحل بہت دُور ہیں اور وہ ان خیالات سے بالاتر ہیں۔ صرف پاکیزگی حاصل کرنا اور سچے طور سے صغائر کبائر سے بچ جانا ان لوگوں کا کام ہے جو ہر وقت خدا کو آنکھ کے سامنے رکھتے ہیں اور فرشتہ سیرت بھی وہی لوگ ہو سکتے ہیں۔ دیکھو ایک بکری کو اگر ایک شیر کے سامنے باندھ دیں تو وہ اپنا کھانا پینا ہی بھول جاوے۔ چہ جائیکہ وہ اِدھر اُدھر کھیتوں میں منہ مارے اور لوگوں کی محنت اور جانفشانیوں سے پیدا کی ہوئی کھیتیوں سے کھاوے۔ پس یہی حال انسان کا ہے اگر اس کو یقین ہو کہ میں خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں یا کم از کم خدا تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے تو بھلا پھر ممکن ہے کہ کوئی گناہ اس سے سرزد ہو سکے؟ ہرگز نہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۵۶۳-۵۶۴)

محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب فرماتی ہیں:

ڈاکٹروں کی تجویز کے مطابق میرے بیٹے عزیزم مکرم ڈاکٹر مرزا لئیق احمد صاحب دہلی تشریف لے گئے ہیں جہاں ان کے دل کا آپریشن ۸۔ فروری بروز پیر متوقع ہے۔

احباب جماعت سے عاجزانہ دعاؤں کی درخواست کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے معجزانہ رنگ میں شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور بابرکت دراز عمر سے نوازے۔

فوری ضرورت ہے

لاہور میں کام کرنے کے لئے ایک ایسے دوست کی ضرورت ہے جن کی تعلیم کم از کم بی اے ہو۔ اردو میں خوشخط اور تیز رفتاری سے لکھ سکتے ہوں۔ تنخواہ بالمشافہ طے کی جائے گی۔

رابطہ: روزنامہ الفضل۔ ربوہ

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب مربی سلسلہ کو مؤرخہ ۲۵ جنوری ۹۳ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ بیٹی کا نام "فبارعہ سیماب" رکھا ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد طارق صاحب چوہدری آف ملتان کو مؤرخہ ۸ جنوری ۹۳ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ نے بچے کا نام ازراہ شفقت "دانیال احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد رفیق صاحب آف لندن کا پوتا اور مکرم ملک مبارک احمد صاحب سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ان بچوں کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

بعض دُعاؤں کا وفا سے تعلق ہوتا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(دین حق) کے لٹریچر میں ایک ایسی دعا کا ذکر ملتا ہے یا ایسے دعا کرنے والے کا ذکر (دینی) لٹریچر میں ملتا ہے جو ایک لمبے عرصہ تک دعائیں کرتا رہا اور دعائیں نامقبول ہوتی رہیں۔ اور نامقبول ہونے کی اطلاع اس کو دی جاتی رہی لیکن پھر بھی وہ تھکا نہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک بزرگ کوئی خاص دعا کیا کرتے تھے اور ان کے بہت سے مرید تھے کیونکہ وہ بہت ہی تقویٰ شعار انسان تھے، اور دور دور تک ان کی نیکی کی شہرت پھیل چکی تھی۔ بہت سے مرید آتے تھے اور کچھ عرصہ صحبت پا کر چلے جایا کرتے تھے لیکن ایک مرید ایسا تھا جس نے کبھی ان کا دامن نہیں چھوڑا۔ اس کے متعلق آتا ہے کہ اس نے ایک دفعہ اپنے پیر سے اس بزرگ سے کہا کہ ۱۲ سال سے میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ آپ ایک دعا روزانہ کرتے چلے جاتے ہیں اور روزانہ آپ کو خدا تعالیٰ یہ اطلاع دیتا ہے کہ میں نے تیری یہ دعا نامقبول کر دی ہے۔ رد کر دی ہے اور پھر آپ رات کو اٹھتے ہیں اور پھر وہی دعا کرتے ہیں اور پھر اٹھتے ہیں اور پھر وہی دعا کرتے ہیں اور آپ کا اصرار ختم ہونے میں ہی نہیں آتا جبکہ ہر دفعہ خدا آپ کو مطلع فرما دیتا ہے کہ میں نے تیری دعا رد کر دی ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ دیکھو میں بھکاری اور فقیر انسان ہوں فقیروں کا کام مانگنا ہے اور خدا مالک ہے اس کا کام ماننا یا نہ ماننا ہے۔ وہ اپنا کام کرتا چلا جا رہا ہے۔ میں اپنا کام کرتا رہوں گا۔ یہ بات ابھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ اس بزرگ کو الہام ہوا کہ جا ہم نے تیری تمام عمر کی دعائیں قبول کر لی ہیں۔ تو بعض دعاؤں کا وفا سے تعلق ہوتا ہے۔ بندے کا کام نہیں ہے کہ خدا سے کلام کا تعلق توڑ لے یہ سب سے بڑی گستاخی ہے۔ اگر ماں باپ بھی اپنے بچے کی کوئی بات نہ مانیں اور وہ روٹھ کر مانگنا چھوڑ دیں تو ماں باپ کو سخت تکلیف پہنچتی ہے اور وہ اسے ذاتی طور پر اپنی بے ادبی اور گستاخی سمجھتے ہیں۔ ماں باپ کے مقابل پر بچے کا جو رشتہ ہے وہ ایک معمولی رشتہ ہے۔ لیکن خدا کے مقابل پر بندے کا رشتہ تو بہت ہی عاجزی کا رشتہ ہے۔ اس لئے ان باتوں کو سمجھیں اور خدا سے کلام کا تعلق توڑنے کا تصور بھی دل میں نہیں آنا چاہیئے پس وہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ ان کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں یا نمازوں میں لطف نہیں آتا ان کو یہی نصیحت ہے کہ وہ بندگی کرتے چلے جائیں۔ یقیناً خدا تعالیٰ ان کی دعاؤں کو کسی نہ کسی رنگ میں قبول فرمائے گا اور ہرگز بعید نہیں کہ ایک وفا شعار بندے کو آخر وہی جواب ملے جو اس بزرگ کو ملا تھا کہ ہم نے تیری ساری عمر کی دعائیں قبول کر لیں۔

(از خطبہ فرمودہ ۱۹ جولائی ۱۹۹۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۷۔ تبلیغ ۱۳۷۲ ہش ۷۔ فروری ۱۹۹۳ء

شرافت اور شرپسندی

کہتے ہیں کہ شرافت گونگی ہوتی ہے ۔ اگر ایک شرپسند لٹھ لے کر گلی میں آجائے یا بازار میں دوڑتا پھرے تو عام طور پر تمام شرفاء اپنی شرافت کو بچانے کیلئے گھروں میں دبک کر بیٹھ جاتے ہیں یا دکانوں کے دروازے بند کر لیتے ہیں ۔ اور یہی بات ثابت کرتی ہے کہ شرافت گونگی ہوتی ہے لیکن یاد رہے کہ اس کا گونگا ہونا ہی معاشرے میں بگاڑ کا باعث بنتا ہے ۔ یہ تو کوئی نہیں کہے گا کہ جس طرح کوئی شرپسند لٹھ اٹھا لیتا ہے اسی طرح شریف لوگ بھی لٹھ اٹھا لیں لیکن اتنا تو ہو کہ شرپسندی کو روکنے کے لئے شرافت کے اصولوں کو کام میں لاتے ہوئے اور بہتر طریقے اپناتے ہوئے شرپسندی کا مقابلہ کریں ۔

عام طور پر ہم کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں کیا ۔ کوئی شرپسند ہو تو ہوا کرے لیکن یہ بھول جاتے ہیں کہ اگر اس کی شرپسندی آج کسی اور کو نشانہ بنا رہی ہے تو کل کو ہماری باری بھی آ سکتی ہے ۔ آج کوئی اور فساد کی آگ میں جھونکا گیا ہے تو کل کو اس کے شعلے ہماری طرف بھی لپک سکتے ہیں ۔ لیکن شرپسندی کا مقابلہ کرنے کے لئے دلیری کی ضرورت ہے اور حوصلے کی اور اس یقین کی کہ اگر شرپسندی کو روکا نہ گیا تو معاشرہ نقصان اٹھائے گا ۔

اس ساری بات کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کو ہر ایک کا نگران بن جانا چاہیئے ۔ جہاں خرابی دیکھیں وہاں اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اسے روکنے کی کوشش کریں اور اسے پھیلنے نہ دیں ۔ نصیحت سے ۔ سمجھا بجھا کر ۔ اور اگر اس سے کام نہ چلے تو اقتدار کی حمائت حاصل کر کے ۔ اگر ہم شروع ہی سے ایسا کریں تو شرپسندی کا امکان ہی نہ رہے ۔ گلی کوچوں میں بچوں کو اپنے بچے سمجھ کر ان کی تربیت کریں ۔ محلے میں بڑوں کی عادات اور ان کے میلانات کا جائزہ لیں اور ہر ممکن طریق سے اصلاح کی کوشش کریں ۔ اگر ایسا کریں ۔ تو یقیناً شرپسندی کا قلع قمع ہو جائے ۔ سب لوگ چین کی زندگی بسر کریں ۔ شرافت گونگی نہ رہے ۔ بولے اور دل کھول کر بولے ۔

آئیے گونگی شرافت کو ہم بولنے پر آمادہ کریں ۔

کیوں اپنے عقیدے کو چھپائے گا کوئی شخص
کیوں دل کو تذبذب میں پھنسائے گا کوئی شخص
ہر لمحہ اگر حسنِ عمل پیشِ نظر ہو
کیوں بوجھ معاصی کا اٹھائے گا کوئی شخص

ابوالاقبال

---

(۱)

مری تقدیر مجھ پر فاش کر دے
مری تقدیر میں مستور کیا ہے؟
یہی شام و سحر کب تک رہیں گے
مرے مولا! تجھے منظور کیا ہے؟

(۲)

وہ اِک لمحہ جو گذرا ہے ترے پاس
گراں قیمت ہے ساری زندگی سے
وہ اِک لمحہ جو روشن ہو گیا تھا
ترے دیدار کی تابندگی سے

(۳)

ترے آہنگ سے ہستی کا نغمہ
ترے بر بط سے اس کا زیر و بم ہے
سمندر میں تلاطم ہے تری سانس
گلستاں میں نسیمِ صبحدم ہے

(۴)

مجھے بیگانہ مجھ سے کر گیا ہے
عجب شے ہے سرورِ آشنائی
ترے جذبِ محبّت نے دیا ہے
عبودیّت کو نورِ کبریائی!

(۵)

بلند اتنا ترا کاشانۂ نور
کہ تیری گردِ رہ روشن ستارے
مری پستی پہ بھی لطفِ نگہ کر
بہت بیتاب ہیں اسکے نظارے!

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عربی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

وَمَا كَانَ الرَّحِيمُ مُذِلَّ قَوْمٍ
وَلٰكِنْ بَعْدَ ظُلْمٍ وَّافْتِنَانِ

اور خدائے رحیم کسی قوم کو ذلیل نہیں کرتا۔ مگر اس وقت جب کہ ظلم اور فتنہ اندازی اختیار کرے۔

وَهَلْ حُدِّثْتَ مِنْ اَنْبَاءِ اُمَمٍ
رَؤَا قُبْحًا بِاَفْعَالٍ حِسَانِ

کیا ایسی قوموں کی تجھے کچھ خبر ہے جن کو نیکی کرتے کرتے بدی پیش آئی؟

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ان دو اشعار میں اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو اس وقت تک ذلیل نہیں کرتا جب تک کہ وہ ظالم نہ ہو جائے اور فتنے برپا نہ کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے وہ عام حالات میں ہر شخص اور ہر قوم پر رحم کرتا ہے۔ لیکن ایک بات جو اسے کسی صورت بھی پسند نہیں وہ یہ ہے کہ انسان پر ظلم کرے اور فتنہ پردازی کا سامان پیدا کرے۔ ہر وہ شخص یا ہر وہ قوم جو ظلم پر آمادہ ہو جاتی ہے اور دُنیا میں فتنے پیدا کرتی ہے وہ کبھی اچھے انجام کو نہیں پہنچتی اس کا انجام بُرا ہوتا ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ ذلیل کر دیتا ہے۔ لوگوں کی نگاہوں سے گرا دیتا ہے اور اکثر و بیشتر اس کو خود بھی ظلم کی چکی میں پسنا پڑتا ہے اور فتنے اسی پر لوٹ کر آجاتے ہیں۔ اس کی دلیل کے طور پر حضور فرماتے ہیں کہ کیا کوئی شخص کسی ایسی قوم کو پیش کر سکتا ہے جو کہ تو نیکی رہی ہو لیکن اسے بدی پیش آئی ہو۔ یعنی ظلم نہ کرنے والے اور فتنہ نہ پھیلانے والے لوگ ہمیشہ اچھی زندگی بسر کرتے ہیں ان پر کبھی بُرے دن نہیں آتے۔ اور حضور اپنے مخاطب سے فرماتے ہیں کہ اگر وہ اس بات کو نہیں مانتا تو وہ کوئی ایسی مثال پیش کرے کہ فلاں قوم بھی تو نیک۔ نیکیوں میں دوسروں سے آگے آگے بھی لیکن اس کے ساتھ بدی پیش آگئی۔ بدی صرف اس کے ساتھ پیش آتی ہے جو نیکی کی راہ سے خود ہٹ جائے اور ظلم اور تعدی اپنا پیشہ بنالے۔ یہ ظلم اور تعدی لوٹ کر اسی پہ آتے ہیں اور اسی کا نام اس کے لئے بدی رکھا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہم سب کو اس بات کی توفیق دے کہ ہم نیکیاں کرتے والے ہوں۔ ظلم اور فتنہ پردازی سے یکسر دُور ہوں اور ہماری نیکی کا اجر نیکی ہی کی صورت میں ہمیں ملتا رہے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

"میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جائے تو اسے معاف کرنا چاہئے نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جائے اور کینہ کشی کی عادت بنالی جاوے۔"

(حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ)

ہماری تاریخ

حضرت امام جماعت الثانی ایک عرصہ سے جرمنی میں تعمیر بیت الذکر کے لئے جدوجہد فرما رہے تھے۔ آخر دسمبر ۱۹۲۲ء میں مولوی مبارک علی صاحب لندن سے برلن بھیجے گئے۔ انہوں نے حضور کی ہدایت پر وہاں زمین کا انتظام کر لیا۔ جس پر حضور نے ۲ فروری ۱۹۲۳ء کو یہ تحریک فرمائی کہ بیت الذکر برلن کی تعمیر خواتین کے چندے سے ہو۔ اس تحریک نے احمدی خواتین کا مطمح نظر بلند کر کے ان میں اخلاق قربانی اور فدائیت للّٰہیت کا ایسا زبردست ولولہ پیدا کر دیا کر (متحدہ) ہندوستان کی (دینی) تاریخ میں اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ اور اگر ملتی ہے تو صرف اور صرف (۔۔)

چنانچہ حضرت اماں جان کو ایک جائیداد میں سے پانچ سو روپے کا حصہ ملا تھا جو آپ نے سب کا سب چندہ میں دے دیا۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے ایک ہزار روپیہ چندہ دیا۔ حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ، بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب حضرت ام داؤد صاحبہ نے بھی حصہ لیا۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب اور بیگم صاحبہ خان بہادر حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب نے مقدور بھر حصہ لیا۔ حضرت امام جماعت الثانی کے اہل بیت بھی خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دوسری مبارک خواتین سے اپنی قربانی میں پیچھے نہیں رہے۔ حضرت ام ناصر کو حضور کی طرف سے ایک رقم ملی تھی جس کا نصف آپ نے وصیت میں اور باقی اس تحریک میں دے دیا۔ (وفات یافتہ) حضرت امتہ الحیٔ صاحبہ نے ایک سو روپیہ پیش کیا۔ حضرت ام طاہر نے اپنا ایک گلوبند بھی دیا اور کچھ نقدی بھی۔

قادیان کی دوسری احمدی خواتین میں سے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی حضرت قاضی امیر حسین صاحب اور حامدہ بیگم صاحبہ (دختر حضرت پیر محمد منظور صاحب) نے نمایاں حصہ لیا۔ ایک نہایت غریب و ضعیف بیوہ جو پٹھان تھی اور سونٹی لے کر بمشکل چلتی تھی خود چل کر آئی اور حضور کی خدمت میں دو روپے پیش کر دیئے۔ یہ عورت بہت غریب تھی اس نے دو چار مرغیاں رکھی ہوئی تھیں جن کے انڈے فروخت کر کے اپنی کچھ ضروریات پوری کیا کرتی تھی۔ باقی دفتر کی امداد پر اس کا گذارا چلتا تھا۔ ایک پنجابی بیوہ عورت نے جس کے پاس زیور کے سوا کچھ نہ تھا اپنا ایک زیور بیت الذکر کے لئے دے دیا۔ ایک اور بیوہ عورت جو کئی یتیم بچوں کو پال رہی تھی اور زیور اور مال میں سے کچھ پیش کرنے کے لئے موجود نہ تھے۔ اپنے استعمال کے برتن ہی چندہ میں دے دیئے۔ ایک خاتون نے اپنا زیور چندہ میں دے دیا تھا۔ دوبارہ گھر گئی کہ بعض برتن بھی لاکر حاضر کر دوں۔ اس کے خاوند نے کہا کہ تو زیور دے چکی ہے اس نے جواب دیا میرے دل میں اس قدر جوش پیدا ہو رہا ہے کہ اگر خدا اس کے دین اور اس کے (۔۔) کے لئے ضرورت پیش آئے اور ایسا ممکن اور جائز ہو تو میں تجھے بھی فروخت کر کے چندہ میں دے دوں۔ یہ الفاظ گو ہرگز قابل تعریف نہیں تھے نہ شرعاً نہ اخلاقاً مگر ان سے اس جوش کا ضرور اندازہ ہو سکتا ہے جس میں ایک غیر تعلیم یافتہ عورت کا جذبہ فدائیت ان الفاظ نے ظاہر کر دیا۔ ایک بہاولپوری دوست کی بیوی دو بکریاں لئے الدار میں پہنچی اور کہا کہ ہمارے گھر میں ان کے سوا اور کوئی چیز نہیں۔ یہی دو بکریاں ہیں جو قبول کی جائیں۔

قادیان سے باہر کی مستورات نے بھی قربانی کے قابل رشک اور قابل فخر نمونے دکھائے۔ چنانچہ اہلیہ صاحبہ کپتان عبدالکریم صاحب (سابق کمانڈر انچیف ریاست خیرپور) نے اپنا کل زیور اور اعلیٰ کپڑا چندہ میں دے دیا۔ اس قسم کے اخلاص کا نمونہ چوہدری محمد حسین صاحب صدر قانون گو سیالکوٹ سیٹھ ابراہیم صاحب خان بہادر محمد علی خان صاحب اسسٹنٹ پولیٹیکل افسر۔ حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری۔ ڈاکٹر اعظم علی صاحب جالندھری خان بہادر خان صاحب نون۔ ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔ حضرت ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب امیر جماعت امرتسر (والد ماجد قاضی محمد اسلم صاحب) میاں محمد دین صاحب واصل باقی نویس کے خاندان کی مستورات نے بھی دکھایا۔

باقی کالم ۲ پر

بقیہ: کالم ۴

افسوس جرمنی کی غیر مستقل سیاسی صورتحال اور بعض دوسری ناگزیر مشکلات کی وجہ سے جرمنی میں تعمیر بیت الذکر کا کام بند کر دینا پڑا مگر احمدی خواتین کی قربانیاں رائیگاں نہیں گئیں بلکہ ان کے چندہ سے لندن میں بیت الذکر تعمیر ہوئی جو یورپ میں جماعت احمدیہ کی سب سے پہلی بیت الذکر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالباسط شاہد

گلدستۂ عشاق ۔ داستانِ ناتمام

خداتعالیٰ کے فضل سے پچھلے سال کے آخر میں ایک دفعہ پھر قادیان کی زیارت کی توفیق ملی۔ عام حالات میں تو لاہور سے قادیان کا سفر چند گھنٹوں سے زیادہ کا نہیں ہے مگر بین الاقوامی قوانین اور ملکی حدود پار کرنے کے آداب وطریق کی وجہ سے یہ کم وبیش ۲۰ گھنٹے کا لمبا سفر بن جاتا ہے تاہم محض رضاء الٰہی کے حصول کے لئے اختیار کیا جانے والا یہ سفر اس جذبہ اور شوق سے کیا جاتا ہے کہ رستہ کی صعوبتیں اور دشواریاں روک نہیں بن سکتیں۔ اس سفر میں ۸۰ سال سے زائد عمر کے بزرگ بیساکھی کے سہارے بمشکل چلنے والی معمر خواتین اور بیمار بھی شامل تھے۔

۲۱ دسمبر کو ایک مختصر مگر باوقار تقریب میں انگلینڈ سے عارضی وقف پر آئے ہوئے آرکیٹیکٹ صاحب نے گیسٹ ہاؤسز کی بلند وبالا خوبصورت عمارات صدر انجمن احمدیہ قادیان کو پیش کیں۔ آرکیٹیکٹ چوہدری رشید صاحب نے بتایا کہ وسیع وشاندار عمارات ڈیڑھ سال کے عرصہ میں مکمل ہوئی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان عمارات کے نقشے ماہرین تعمیر کی مدد سے ذاتی دلچسپی ونگرانی میں تیار کروائے۔ ماہرین تعمیرات عارضی وقف پر نگرانی کی غرض سے مختلف ممالک سے آتے رہے۔ جیسا کہ قارئین الفضل کو معلوم ہے یہ چار گیسٹ ہاؤسز انگلینڈ جرمنی امریکہ اور کینیڈا کی جماعتوں کی مالی قربانی کے نتیجہ میں تیار ہوئے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک میں ۲۵۰ سے ۳۰۰ مہمانوں کے قیام کی سہولت موجود ہے۔ خاندانوں کے اکٹھے رہنے اور الگ الگ رہنے والے مہمانوں کا تسلی بخش انتظام ہے غسلخانوں میں گرم پانی اور باورچی خانوں میں گیس کی سہولت بھی موجود ہے۔ عمارت کے سامنے خوبصورت باغیچے کی داغ بیل ڈالی جاچکی ہے۔ عمارات کے عقب میں وسیع و عریض جگہ ہے جو کئی ضروری اور مفید کاموں میں استعمال کی جاسکتی ہے۔

یہ باتیں سنتے ہوئے دل خدا کی حمد سے معمور تھا اور ذہن میں وہ روایت گھومتی رہی کہ جب خدا تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو اپنے مکانوں کو وسیع کرنے کا حکم بار بار دیا تو آپ نے حضرت عبداللہ سنوری سے کہا کہ خدا تعالیٰ کا یہ حکم بڑی تکرار سے ملا ہے۔ ہمارے پاس یہ پانچ روپے ہیں۔ آپ بٹالہ سے چھپر کا سامان خرید لائیں اور یاد رکھیں کہ واپسی کا کرایہ بھی اسی رقم سے ادا کرنا ہوگا۔ اور یہ کہ جب اپنی رہائشگاہ کے دالان میں چھپر تیار کروا لیا تو آسمان کی طرف منہ کرکے بڑی عاجزی سے عرض کیا کہ بارالہا اپنی استطاعت کے مطابق آپ کے حکم کی تعمیل کردی ہے......

موجودہ جلسہ گاہ کے بالمقابل ایک اور شاندار چار منزلہ عمارت بن رہی ہے جس میں متعدد فلیٹ ہیں۔

گیسٹ ہاؤسز اور یہ عمارت اس علاقہ کی بہت اچھی اور شاندار عمارات سمجھی جا رہی ہیں اس کا اندازہ اس امر سے بھی ہوسکتا ہے کہ علاقہ کے غیر قادیان میں دیگر قابلِ ذکر یادگاروں کو دیکھنے کے علاوہ دور دور سے ان عمارات کو دیکھنے کے لئے بھی آتے ہیں۔

۲۱ دسمبر کی تقریب کا ذکر ہو رہا تھا اس میں شمولیت کے لئے جاتے ہوئے حسنِ اتفاق سے مجھے بزرگ استاد مکرم مولانا محمد احمد صاحب جلیل اور ان کے ہم جماعت مکرم ملک صلاح الدین ایم اے کی معیت کا شرف حاصل تھا۔ رستہ میں ہمارے اساتذہ کے استاد حضرت مولوی سرور شاہ کے فرزند سید مبارک سرور صاحب بھی مل گئے۔ جو ماشاء اللہ ۷۲ برس کی عمر میں اور دل کی تکلیف کے باوجود نوجوانوں کی طرح چاق و چوبند۔ ہشاش بشاش اپنے سرخ وسفید رنگ۔ سفید خوبصورت ڈاڑھی۔ سفید مشہدی پگڑی۔ دونوں کندھوں پر دو کیمرے لٹکائے اپنے شوق فوٹو گرافی کی تسکین کرتے ہوئے ہر طرف نمایاں نظر آرہے تھے۔ اتفاق سے ہم اس وقت حضرت مولوی سرور شاہ صاحب کے مکان کے پاس سے ہی گزر رہے تھے۔

حضرت مولوی صاحب کے تبحر علمی ان کے اخلاص وفدائیت کے متعدد ایمان افروز واقعات کا تذکرہ ہوا۔ حضرت مولوی صاحب وہ مایہ ناز بزرگ ہیں جنہیں ہندوستان کی مشہور درسگاہ دارالعلوم دیوبند سے تحصیلِ علم کا موقعہ ملا۔ نمایاں کامیابی حاصل کرنے کی وجہ سے دینی و دنیوی ترقیات کے مواقع موجود تھے مگر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر درویشی کی زندگی کو ترجیح دی اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے قدموں میں آبیٹھے اور ساری زندگی کمال صدق وصفا میں بسر کردی۔

حضرت مولوی صاحب کے مکان کے بالمقابل ہی حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانی کی رہائش تھی یہ ممکن نہیں تھا کہ وہاں سے گزریں اور عشق ومحبت کی وہ داستانیں ذہن میں نہ آئیں جن کا اس عاشق احمدیت سے تعلق تھا اور جنہیں حضرت بھائی جی بڑے جذب وکیف کے عالم میں سنایا کرتے تھے۔ آپ نے ایک ہندو گھرانے میں آنکھ کھولی۔ مذہبی رجحان کی وجہ سے پوجا پاٹھ میں برابر شریک ہوتے رہے مگر فطری سعادت کی وجہ سے اوائل عمر میں ہی مشرکانہ عقائد سے نفرت ہوگئی۔ دین فطرت کی طرف میلان ہوا۔ قسمت نے یاوری کی۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے غائبانہ تعارف ہوا حضور کی ایک تصنیف بھی پڑھنے کو مل گئی جس نے کایا پلٹ دی۔ ہندو رشتہ داروں سے چھپتے چھپاتے قادیان کا پتہ پوچھتے ہوئے "الدار" میں پہنچ گئے۔ حضور کی خدمت میں پیش ہوتے ہندو دھرم ترک کرکے آستانۂ توحید پر جھکنے کے ارادہ کا اظہار کیا۔ حضور نے ان کی نوعمری کے پیش نظر قدرے تامل کا اظہار فرمایا۔ حضرت بھائی جی نے دیکھا کہ گوہر مراد ہاتھ میں آتے آتے نکلا جا رہا ہے۔ فوراً عرض کیا۔ حضور میں آپ کی فلاں کتاب پڑھ چکا ہوں۔ حضور نے نظر اٹھا کر دیکھا اور ہمیشہ کے لئے اپنا بنا لیا۔ کچھ عرصہ کے بعد رشتہ داروں کو پتہ چلا تو وہ تعاقب کرتے ہوئے قادیان پہنچے۔ بھائی جی کسی قیمت پر واپس جانے کو تیار نہ تھے۔ رشتہ داروں نے دھوکے سے اغوا کیا۔ اور یہ کہہ کر واپس لے گئے کہ ہم تمہارے عقائد سے کوئی تعرض نہیں کریں گے تم واپس جا کر ایک نظر اپنی ماں کو دیکھ آؤ جو تمہاری جدائی میں مرنے والی ہوچکی ہے۔ تاہم گھر لے جاکر سب وعدوں کو نظرانداز کرکے مقفل کمرے میں بند کردیا جہاں سے نکلنے اور واپس جانے کا بظاہر کوئی سوال نہیں تھا۔ حضور کو جب اس واقعہ کا پتہ چلا تو فرمایا "ہمارا ہے تو آجائے گا"۔ حضرت بھائی جی سے یہ واقعہ کئی مجالس میں متعدد دفعہ سننے کا موقع ملا اور جب بھی یہ فقرہ سنا حضرت بھائی جی کو چشم پُرآب اور گلوگیر ہی دیکھا۔ آپ اس قید وبند سے رہائی حاصل کرکے قادیان واپس پہنچ گئے اور عاشقانہ حالت میں ترقی کرتے چلے گئے۔ حضرت بھائی جی قادیان میں درویش تھے۔ عزیز واقارب کے اصرار پر ان سے ملنے کے لئے پاکستان تشریف لائے۔ خانیوال سٹیشن پر حالت سفر میں انتقال کیا۔ تاہم بے شمار روکوں کے باوجود قادیان پہنچ گئے اور "ہمارا ہے" کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے محبوب کے قرب میں آسودۂ خاک ہوئے۔

"الدار" یا "بیت الذکر" سے نکلتے ہی بالکل سامنے حضرت پیر سراج الحق نعمانی ایک بالاخانہ پر رہائش رکھتے تھے جس کا دروازہ غالباً حضرت پیر صاحب کے لمبے قد کی وجہ سے ہی غیر معمولی لمبا سا تھا۔ حضرت پیر صاحب سجادہ نشین اور اپنے حلقہ میں مشہور پیر طریقت تھے مگر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عقیدت ومحبت میں اتنی ترقی کی کہ قادیان میں جوتا پہن کر چلنا ادب واحترام کے منافی سمجھتے ہوئے ترک کر دیا مگر بعد میں حضور کے سمجھانے پر جوتا پہننا شروع کیا۔

اس چوک سے بازار کی طرف جاتے ہوئے (جو بعد میں احمدیہ بازار کے نام سے مشہور ہوا) چند قدم کے فاصلہ پر حضرت مولانا نورالدین کا مطب اور رہائشگاہ تھی۔ حضرت مولانا جو بعد میں جماعت کی امامت وقیادت کے بلند منصب پر فائز ہوئے۔ منقولی علوم میں منتہی تھے۔ علم قرآن وطب میں آپ کی عظمت وجلالت اپنوں اور غیروں میں معروف تھی۔ علامہ اقبال دینی مسائل میں رہنمائی کے لئے ان کی طرف رجوع کرتے تھے۔ اس غیر معمولی علمی مقام کے باوصف طبیعت میں انتہائی فروتنی وانکساری تھی۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے سامنے کسب خیر کے لئے ایک طفل مکتب کی طرح سر جھکائے بیٹھے رہتے۔ آپ کی اطاعت وفرمانبرداری کی حالت بیان کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی تقریر وتحریر میں متعدد مقامات پر ان کی تعریف فرمائی اور یہاں تک فرمایا کہ وہ میری اس طرح اطاعت کرتے ہیں جس طرح نبض دل کی پیروی کرتی ہے۔

اس احمدیہ چوک سے بہشتی مقبرہ کی طرف جائیں تو مدرسہ احمدیہ اور مہمان خانہ آجاتا ہے یہ ہر دو ادارے جماعت کی تاریخ میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ دینی علوم کی ترویج وترقی اور مہمان نوازی وخدمتِ خلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقاصد عالیہ کے حصول کے بنیادی ذرائع تھے ان کی روایات اور خوشگوار یادوں کا احاطہ ایک مضمون کیا ایک کتاب میں بھی مشکل ہے۔ مہمان خانہ سے ساتھ ہی جو گلی اندر کو جاتی ہے اس کے ایک کونے پر مشہور دعاگو بزرگ حضرت ڈاکٹر غلام غوث کی رہائش تھی اور چند قدم آگے جاکر حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا مکان تھا۔ حضرت مفتی صاحب اپنی نرم روی، خوش گفتاری اور قبولیت دعا کا

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات ــــــ نون ۔ سین

کیمیائی اسلحہ ؟

وزارت خارجہ کے ایک نمائندے نے کہاہے کہ پاکستان نے ہمیشہ یہ موقف اختیار کئے رکھا ہے کہ اس علاقے میں جوہری توانائی کے پھیلاؤ کو ہر طرح روکنا چاہیئے۔ اور وہ ہر ایسی بات کی حمایت کرتا ہے جس کے ذریعے غیر امتیازی طور پر اور برابری کی سطح پر ایسے معاہدے کئے جائیں۔ اخباری نمائندوں سے اس سلسلے میں گفتگو کرتے ہوئے وزارت خارجہ کے اس نمائندے نے کہا کہ یہ کہنا کہ ہم نے جس معاہدے پر حال ہی میں دستخط کئے ہیں اور جو کیمیاوی ہتھیاروں کے خلاف ہے۔ وہ ہمارے جوہری توانائی کے موقف سے متضاد ہے بالکل غلط ہے۔ اس نمائندے نے کہا کہ عالمی کوششوں میں پاکستان ہمیشہ اس بات کے لئے آگے آگے رہا ہے کہ جوہری توانائی اور کیمیاوی ہتھیاروں کو ختم کرنا چاہیئے۔ اس نمائندے نے مزید کہا کہ پاکستان کے پاس کیمیائی ہتھیار نہیں ہیں اور ہم نے ان ہتھیاروں میں کبھی دلچسپی نہیں لی۔ یہ ہتھیار بہت زیادہ تباہی پھیلانے والے ہیں اور بلا تمیز مشکلات میں دھکیل دیتے ہیں۔ پاکستان نے کیمیکل اسلحہ کمیشن کے معاہدے پر پیرس میں دستخط کئے ہیں۔ یہ کنونشن ۱۳، جنوری سے ۱۵، جنوری تک منعقد کی گئی اور پاکستان کی طرف سے سوشل ویلفیئر کی خصوصی تعلیم کے وزیر مملکت مخدوم محمد جاوید ہاشمی نے پیرس میں پاکستان کی طرف سے حصہ لیا۔ اس نے مزید کہا کہ بدقسمتی سے خلیج میں جو دس سالہ جنگ ہوتی رہی ہے پاکستان ان ممالک میں سرفہرست ہے جنہوں نے کہا کہ اس جنگ کے متعلق فوری طور پر فیصلہ ہو جانا چاہیئے۔ یہ خاص طور پر اس وقت کہا گیا جب کیمیاوی ہتھیار استعمال کئے گئے۔ ہم نے عالمی کوششوں کی حمایت کی اور پورا زور لگایا کہ کیمیاوی اسلحہ ختم کیا جائے۔ اس وقت بھی اور بعد میں بھی کسی اور جنگ کے موقعہ پر۔

سرب جنگ

سیکورٹی کونسل کے سیکرٹری جنرل

بطروس غالی، کہاہے کہ بلقان ریاستوں میں جو دس ہزار فوجی اقوام متحدہ کی طرف سے اپنا فریضہ ادا کر رہے ہیں انہیں واپس بلایا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کروشیا نے جو جنگ شروع کر رکھی ہے اس کی وجہ سے امن کی تمام گفت وشنید بے معنی ہو کر رہ سکتی ہے اور اسی وجہ سے بطروس غالی نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ وہ اپنی دس ہزار کی نفری کو واپس بلانے کے متعلق سوچ رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے یہ بات اس رنگ میں کہی ہے۔ گویا وہ دھمکی دے رہے ہیں کہ اگر کروشیا کی طرف سے جنگ ختم نہ ہوئی تو اقوام متحدہ کی فوج واپس بلا لی جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ سرب اور کروٹ کی اپوزیشن ایسی ہے کہ اس میں مفاہمت نظر نہیں آتی۔ اور ان دونوں کی جنگ ایسی نہج پر چل رہی ہے کہ یہ انتہائی خطرے کا باعث ہو سکتی ہے اور اس سے سارا علاقہ متاثر ہونے کا خطرہ ہے سیکورٹی کونسل نے ان کی اس دھمکی کے جواب میں ایک بیان جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ لڑائی فوری طور پر بند کر دی جائے ورنہ مزید اقدامات کئے جائیں گے۔ اور یہ ایک طرح سے دونوں کے لئے دھمکی ہے۔ بیرونی ممالک سے انکی تجارت منقطع کی جاسکتی ہے اور یہ بات ہے جو روس پہلے بھی کر چکا ہے سیکورٹی کونسل نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ سول اور ملٹری لیڈروں کو جن کا کروٹس سے تعلق ہے اقوام متحدہ کی نفری کی حفاظت کا ذمہ دار قرار دیتی ہے۔ اور اگر انہیں کوئی نقصان پہنچا تو کروٹس ذاتی طور پر اس کے ذمہ دار ہونگے۔ اقوام متحدہ کے اس دھمکی آمیز بیان کے متعلق برطانیہ کے نمائندہ سر ڈیوڈ ہنے (HANNAY) نے کہا ہے کہ یہ ایک نہایت سنجیدگی سے کی گئی تنبیہہ ہے اور اس پر صحیح معنوں میں عمل کیا جانا چاہیئے۔ ایجنسیوں کا کہنا ہے کہ اقوام متحدہ نے اس بات کا مطالبہ کیا ہے کہ کروشیا کے وہ علاقے جہاں سرب لوگ رہائش پذیر ہیں وہاں کروشیا کے جنگی اقدامات فوری طور پر روک دیئے جانے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ وہاں پر یہ جنگی اقدامات اقوام متحدہ کی قرار دادوں اور اس کے فیصلوں کے صریحاً خلاف ہیں۔

ایک چھوٹی سی بات

مکرم حامد مقصود عاطف صاحب

کوٹلی آزاد کشمیر سے لکھتے ہیں:

آپ نے جو سلسلہ "ایک چھوٹی سی بات" شروع کیا ہے بیحد دلچسپ ہے۔ میں اس وقت آپ کو آپ ہی کی ایک بہت ہی چھوٹی سی بات بتانی چاہتا ہوں یعنی اس کے بارے میں اپنے تاثرات کی ایک جھلک پیش کرنی چاہتا ہوں۔ اور وہ ہے آخری صفحہ پر ملکی اور عالمی خبریں۔ آپ نے ان میں ایک خبر "ربوہ کا موسم" کا اضافہ کیا ہے۔ یقین جانیئے یہ خبر میرے جیسے لوگوں کے لئے جو ربوہ سے سینکڑوں میل دور ہوں بہت ہی بڑی ہے۔ جنہیں کوٹلی (آزاد کشمیر) میں بیٹھے بیٹھے پتہ چل جاتا ہے کہ آج یا کل ربوہ میں کیسا موسم ہے یا کیسا موسم تھا؟ مثلاً اگر کوٹلی میں بارش ہو رہی ہو یا شدید سردی ہو تو میں فوراً ایک روز کے بعد الفضل کا انتظار شروع کر دیتا ہوں تا علم ہو سکے کہ آیا جس دن یہاں بارش تھی ربوہ میں بھی ایسا ہی موسم تھا۔ اور پھر اگر الفضل میں آپکی چھوٹی سی خبر سے معلوم ہو کہ ویسا ہی موسم تھا تو چشم تصور شہر ربوہ کے موسم سے آگے بڑھ کر اہالیان شہر کی طبیعتوں کے موسم کا نظارہ کرنے لگ جاتی ہے۔ مثلاً اگر اس میں سردی کے موسم کی خبر ہو تو سب سے پہلے ہستی جو میرے ذہن میں آتی ہے وہ ہمارے نہایت ہی محترم اور پیارے پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کی ہے اس وقت اتنی شدید سردی میں لازماً انہیں شدید نزلہ اور زکام کی شکایت ہو گئی ہوگی۔ اور وہ باوجود اتنی بیماری کے جامعہ اپنی عزیز ترین سائیکل پر تشریف لائے ہوں گے اور پھر اس سائیکل کو وہیں جامعہ میں چھوڑ کر کسی بھی گاڑی میں گھر واپس جا رہے ہونگے اسی طرح بعض اور پیارے دوستوں قابل احترام بیماروں کی طبیعتوں کا بھی اندازہ ہونے لگتا ہے۔ جو اگر موقع ملا آپ نے اجازت مرحمت فرمائی تو ضرور تحریر کروں گا۔ اتنی دور بیٹھے ملاقات کروانے کا شکریہ۔ اللہ تعالےٰ آپ کو صحت و عافیت سے لمبی عمر عطا فرمائے ہماری دعائیں ہر دم ہر لحظہ آپ کے ساتھ ہیں۔

مکرمہ صائمہ مریم ثمر صاحبہ

لکھتی ہیں:

یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں سکول میں زیر تعلیم تھی۔ ہم میں سے اکثر کی لکھائی خاصی خراب تھی اور ہم کچھ اس بارے میں فکر مند بھی تھے۔ ہماری مس کو جب اس بات کا پتہ چلا تو انہوں نے ہمیں ایک چھوٹی سی بات بتائی جو آج بھی میرے لئے مشعل راہ ہے۔ انہوں نے کہا... مگر ٹھہریں۔ پہلے میں ان مس کا نام بتادوں ان کا نام مس مسعودہ ہے۔ آپ نے ہمیں بتایا کہ آپ کی گرفت قلم پر ہونی چاہیئے۔ یعنی آپ کو قلم پر کنٹرول ہونا چاہیئے یہ نہ ہو کہ آپ قلم کی گرفت میں ہوں یعنی آپ اپنی مرضی سے قلم کو جس طرح چاہیں چلائیں۔ قلم اپنی مرضی سے نہ چلے میں نے آپ کی اس نصیحت پر عمل کیا اب میری لکھائی پہلے سے کافی بہتر ہے۔ یہ بات ان لوگوں کے لئے خاص طور سے مفید ہے جن کی لکھائی بہت زیادہ خراب ہو۔ امید ہے کہ یہ چھوٹی سی بات سب کے لئے مفید ہوگی۔

مضامین لکھئے

آپ الفضل میں اشاعت کے لئے مضمون لکھئے اگرچہ یہ ضروری نہیں کہ آپ کا پہلا ہی مضمون چھپ جائے لیکن جیسا کہ آپ جانتے ہیں اگر آپ لکھنے کا آغاز نہیں کریں گے تو ایسا مضمون کس طرح لکھ سکیں گے جو واقعی چھپنے کے قابل ہو۔ آپ ضرور کوشش کریں، لکھیں اور لکھتے رہیں۔ ہمیں لکھنے والوں کی اشد ضرورت ہے۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے۔ ضروری نہیں پہلا مضمون شائع ہو جائے۔ لیکن اگر آپ لکھتے رہیں تو یقیناً آپ ایسا اچھا لکھنے لگیں گے کہ آپ کے مضامین الفضل میں شائع ہوں گے۔ اور آپ خدا کے فضل سے اس بات پر فخر کر سکیں گے کہ الفضل جو کہ ہماری جماعت کا واحد روزنامہ ہے اس میں آپ کے مضامین چھپتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا؟

فرنٹیئر پوسٹ
۲۹۔ جنوری ۱۹۹۳ء

ملک کی ۱۳۔ مذہبی جماعتوں نے اپنے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ اگر آئی جے آئی گورنمنٹ نے قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اجراء نہ کیا تو وہ اس کے خلاف ایک تحریک چلائیں گے صرف ایک مذہبی تنظیم جو اس گروپ میں شامل نہیں ہے وہ قدرتی طور پر شیعہ جماعت کی نفاذ فقہ جعفریہ ہے۔ اس جماعت کی بین الاقوامی سوچ پاکستان کی مذہبی جماعتوں کی سوچ سے بہر حال مختلف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تحریک چلانے کی دھمکی بلاشبہ علماء کی طرف سے محض اس اختلافی مذہبی خانے کے سلسلے میں ناجائز دباؤ ہے۔ مولانا عبدالستار نیازی، وفاقی وزیر برائے مذہبی امور جنہوں نے مذہبی خانے کے اندراج کو اپنی انا کا مسئلہ بنا لیا ہے ان کے لئے یقیناً یہ صورتحال خوشی کا سامان مہیا کرے گی۔ کچھ عرصہ پہلے تک وہ عوامی سوچ کے سامنے اپنے آپ کو بے بس محسوس کر رہے تھے۔ اور عوام کے علاوہ کچھ وفاقی وزراء بھی ان کے ساتھ متفق نہیں تھے۔ اس معاملے میں بین الاقوامی مذمت اور اپنے ملک کی تمام اقلیتوں کے غم و غصہ کے اظہار کی وجہ سے حکومت نے اس مسئلے کو سرد خانے میں ڈال دیا تھا۔ اور یہی بات عقلمندانہ تھی۔

میاں محمد نواز شریف کی حکومت جس پر پہلے ہی امریکہ اور دوسرے مغربی ممالک کی طرف سے ایٹمی توانائی کے پروگرام اور کشمیر میں حریت پسندوں کے لئے اس کی مبینہ امداد کے سلسلہ میں کافی دباؤ موجود ہے، سرد جنگ کے خاتمے کے بعد جاری ہونے والے نیو ورلڈ آرڈر میں اپنے آپ کو بنیاد پرست کہلانے کا خطرہ مول نہیں لے سکتی۔

مولانا عبدالستار نیازی نے بہت عرصہ پہلے گورنمنٹ کی مذہبی کالم کے بارے میں دلچسپی نہ لینے کی وجہ سے وزارت سے استعفیٰ دینے کی دھمکی دی تھی لیکن انہوں نے ابھی تک بعض قابل فہم وجوہات کی بناء پر ایسا کرنے کی جرأت نہیں کی ہے۔ لیکن اب انہوں نے گورنمنٹ کی پالیسیوں کو باہر والوں کی مدد سے تباہ کرنے کی سکیم بنا لی ہے۔

اگر ان کو دیگر مذہبی جماعتوں کی حمایت حاصل ہو گئی تو ان کی سیاست پاکستان کو بین الاقوامی طور پر مزید تنہا کر دے گی۔ جبکہ اندرونی طور پر اس مسئلہ پر شیعہ، عیسائی اور احمدیہ فرقوں میں پیدا ہونے والی بے چینی عوام کی اقتصادی بہتری کی کوششوں میں سد راہ ثابت ہوگی۔

لیکن یہ عجیب بات ہے کہ اب جبکہ وزیر اعظم ملک کے بدترین اقتصادی بحران پر قابو پانے کے لئے بیرونی سرمایہ کاری اور مدد حاصل کرنے کے لئے اپنی انتہائی کوشش کر رہے ہیں ان کی کابینہ کا ایک ساتھی ایسی انتہا پسندی پر عمل پیرا ہے جو اپنی ہی قوم کو تباہ کر کے رکھ دے گی۔

A dangerous consensus on religion column

Thirteen religious parties in the country have expressed their resolve to launch a movement against the IJI government unless it incorporates the religion column in the national identity card. One religious formation that is not represented in this constellation is obviously the Shiite Tehrik Nifaz Fiqh-e-Jaffria. The latter's world view is at variance with most religious parties in Pakistan. The threat to launch a movement, however, is unmistakably the clergy's pressure tactics aimed at ramming the controversial religion column down the gullet. Maulana Abdus Sattar Niazi, the federal minister for religious affairs, who has made the religion column something of a cause celebre, will view the latest development with ample satisfaction. Until recently, he felt effectively blocked by the overall public opinion, and the fact that some important members of the federal cabinet did not see eye-to-eye with him on the issue. The international condemnation of the religious bigotry, and also the tremendous groundswell of anger and agitation among the country's minorities, had caused the government to put the decision on religion column on hold. This was a rational thing to do. The Mian Nawaz Sharif government, already under pressure from the United States and other western powers because of the country's nuclear programme and its alleged support for freedom-fighters in Kashmir, cannot afford to appear fundamentalist in the new post-cold war order.

Maulana Abdus Sattar Niazi, earlier on, had threatened to resign from his cabinet post against what he called was government's lack of commitment towards the addition of religion column. He hasn't done so for obvious reason. And now he is undermining the government's agenda from the outside as well. His politics, if buttressed by the rest of clergy, will drive Pakistan further into isolation internationally; whereas at home, sinister social upheaval in the wake of unrest among Shias, Christians and Ahmedis, will stymie all efforts at economic amelioration of the people. While the prime minister is doing his damnedest to woo foreign investments and aid to tide over the worst economic crisis, a member of his cabinet is fanning self-destructive extremism.

THE FRONTIER POST *Friday January 29, 1993*

احمدی

ہیرلڈ سالنامہ جنوری ۱۹۹۳ء

مذہبی اقلیتوں میں سے احمدیوں (جن کو مرزائی اور قادیانی بھی کہا جاتا ہے)۔ کا کیس بہت دلچسپی کا حامل ہے ۱۹۷۴ء تک مرزا (غلام) احمد (صاحب) کے پیروکاروں کو اسلام کے ایک فرقہ کے طور پر ہی جانا جاتا تھا۔ البتہ ۱۹۷۴ء میں ان کو پارلیمنٹ کے ایک قانون کے ذریعے اقلیت قرار دیا گیا۔

۱۹۵۰ء کے شروع میں احمدیوں کی تعداد تقریباً دو لاکھ تھی۔ اور وہ زیادہ تر پنجاب کے مرکزی اور مشرقی حصوں میں آباد تھے اور ان کا ہیڈ کوارٹر ربوہ میں تھا۔

اگرچہ احمدیوں پر حملوں کا جواز تو ہمیشہ سے موجود تھا۔ لیکن سب سے پہلے ۱۹۵۳ء میں اس خفتہ طاقت کا استعمال کیا گیا۔ گرتی ہوئی اقتصادی صورت حال کی وجہ سے بعض سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں نے جن کے ساتھ متشدد مذہبی رہنما بھی شامل تھے۔ احمدی جماعت کو اپنے حملوں کا ہدف بنایا۔

۱۹۷۰ء کے دہاکے کے شروع میں جب مذہبی پارٹیوں نے بھٹو حکومت کے خلاف فتنہ و فساد برپا کرنے کی کوشش کی تو اس کے لئے انہیں احمدیوں کی صورت میں سب سے آسان نشانہ نظر آیا۔ ۱۹۷۴ء کے جون میں لاہور اور فیصل آباد میں احمدیوں کے خلاف ہنگامہ آرائی شروع ہو گئی اور انتہائی دنگا فساد، لوٹ مار اور جان و مال کی تباہی پھیلائی گئی

باقی صـ پر

AHMADIS

Of the religious minorities, the case of the Ahmadis (also known as Mirzais and Qadianis) is most interesting. Until 1974 the followers of Mirza Ahmad were considered just another sect of Islam In 1974, they were made a minority by an act of parliament.

In the early 1950s, the Ahmadis numbered about 200,000 and were located mainly in the central and eastern parts of the Punjab, with their headquarters at Rabwa.

Although a motive for attacking the Ahmadi always existed, it was in 1953 that this latent force was brought to bear. With a deteriorating economic situation, the leaders of political parties, along with fanatical religious leaders, made the Ahmadi community their target of attack.

When the religious parties tried to create disturbances against the Bhutto regime in the early '70s, a sitting target in the form of the Ahmadi community became one of their focuses. In June 1974, anti-Ahmadi disturbances broke out in Lahore and Faisalabad with wide-scale rioting, looting and the destruction of property. Military units had to be called in to control the situation. Peace was restored in September 1974 only after the Bhutto government eventually declared the Ahmadis a minority. ■

— S. Akbar Zaidi

The Herald Annual, January 1993

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۷۷۴ میں سارہ فیروز غلزئی زوجہ مرزا صلاح الدین قوم مغل (دہلی اسد) پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملتان۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶-۱-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی وزنی ½۸ تولہ مالیتی/۳۲۸۰۰ روپے۔ (۲) حق مہر بذمہ خاوند محترم مالیتی/۱۶۰۰۰۔ (۳) مکان نمبر ۷۵ بلاک سی ڈیرہ غازی خان برقبہ تقریباً ۶ مرلہ کا ۱/۴ حصہ لیکن قبضہ نہیں ہے حصہ ملنے پر ادائیگی کروں گی۔ اس وقت مجھے مبلغ/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ سارہ فیروز غلزئی ۲۹/۹۲۴ سمن آباد کالونی P.O رائٹرز کالونی ملتان۔ گواہ شد نمبر۱۔ اخوند محمد ظفر اللہ خان ۲۹/۹۲۴ سمن آباد کالونی ملتان۔ گواہ شد نمبر۲۔ اخوند عبدالماجد تمین خان غلزئی ۲۹/۹۲۴ سمن آباد کالونی ملتان۔

مسل نمبر ۲۸۷۷۵ میں محمد یوسف ولد غلام حیدر صاحب قوم جٹ واں پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال بیعت ۱۹۸۲ء ساکن سنگروالی ضلع سیالکوٹ حال شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰-۳-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زمین ۲ ایکڑ ۶ کنال۔ (۲) ۱۰ مرلہ کا پلاٹ ودکان۔ اس وقت مجھے مبلغ/۱۵۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں اور مبلغ/۲۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بغرض چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد یوسف ولد غلام حیدر شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد مشتاق وصیت نمبر ۱۷۷۰۹۔ گواہ شد نمبر۲۔ خالد محمود کاہلوں زعیم انصاراللہ منڈی بہاؤالدین۔

مسل نمبر ۲۸۷۷۶ میں مظفر احمد چوہدری ولد محمد ارشد چوہدری قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳-۱۰-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/۴۰۸ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مظفر احمد چوہدری ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبشر احمد کاہلوں استاد جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ منیر احمد عارف وصیت نمبر ۱۴۵۷۶۔

بقیہ صـ۶

نتیجۃً اس ساری صورت حال پر قابو پانے کے لئے فوج کو بلانا پڑا اور امن صرف اس وقت قائم ہو سکا جب بھٹو گورنمنٹ نے آخر کار احمدیوں کو اقلیت قرار دے دیا۔

بقیہ: صـ۴

ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ صداقت کی اشاعت کا جذبہ غیر معمولی تھا جس کیلئے نئے نئے طریق اختیار کرتے۔ امریکہ میں اشاعت و دعوت کی توفیق پائی اور بہت مقبولیت حاصل کی۔ قلمی دعوت الی اللہ کی خاص لگن تھی اور دنیا کے بعض چوٹی کے دانشوروں سے رابطہ قائم کر کے انہیں قرآنی عظمت کا معترف و قائل کیا۔ قلمی دعوت الی اللہ کا ایک رنگ اخبار بدر کی خدمت بھی تھی اور یہ تو ہم سب جانتے ہیں کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے "الحکم" جسکے بانی و مدیر حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی تھے اور "بدر" جس کے مدیر حضرت مفتی صاحب تھے کو اپنے دو بازو قرار دیا تھا۔ ان دو اخباروں نے جماعت کی ابتدائی تاریخ کو محفوظ کرنے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ملفوظات کو مرتب و جمع کرنے کا ناقابلِ فراموش کارنامہ سر انجام دیا تھا۔

یہ تو احمدیہ چوک کے اردگرد لینے والی ان بزرگ ہستیوں کا ارتجالاً و اختصاراً ذکر تھا۔ جنہیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ اس چوک کے احمدی دوکاندار بھی عجیب رنگ رکھتے تھے۔ ان میں سے ایک سے جب ایک جلسہ سالانہ کے موقع پر بارہ من دودھ حاصل کرنے کے لئے کہا گیا اور اس غرض کے لئے معاہدہ کرتے وقت جب ان سے کہا گیا کہ وہ "بارہ من دودھ خالص" لکھیں۔ تو انہوں نے یہ کہہ کر لکھنے سے انکار کر دیا کہ چار من دودھ تو میں خود نکلوا کر لاتا ہوں باقی دودھ کے متعلق میں خالص ہونے کی ضمانت نہیں دے سکتا ایک اور دوکاندار نے ملکانہ تحریک میں بھرپور حصہ لیا۔ وقفِ عارضی کی تحریک کی تعمیل میں ہر سال ایک ماہ وقف کرتا رہا۔ احمدیہ جنتری کی صورت میں نہایت ضروری اور مفید علمی سلسلہ جاری کیا۔ اس چوک میں ایسے کاروبار کی مثالیں بھی پائی جاتی تھیں کہ وہ دوکاندار کم پیسوں کا مطالبہ کر رہا ہے جب کہ گاہک زیادہ پیسے دینے کے لئے اصرار کر رہا ہے۔

دارالضیافت میں سے ہوتے ہوئے باہر کو جائیں تو بائیں ہاتھ پر حضرت فرزند علی خان صاحب کی "مبارک منزل" پر نظر پڑتی ہے۔ حضرت خانصاحب کی خدمات کے متعلق حضرت امام جماعت الثانی کا یہ ایک فقرہ ہی بہت کافی ہے کہ سرکاری ملازموں میں سے سب سے نمایاں خدمات انکی ہیں۔ خدام الاحمدیہ کے قیام و تاسیس کی تاریخ بھی مبارک منزل کے ذکر کے بغیر نامکمل ہی رہتی ہے۔ اسجگہ کھڑے ہو کر دائیں طرف دیکھیں تو سڑک کے دونوں طرف جماعت کے نامور بزرگوں اور خدام کے مکانات میں سے ہوتے ہوئے آپ کی نظر اس پل پر رک جائے گی جس کا ذکر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے "الوصیۃ" میں فرمایا ہے۔ اس پل پر سے گزر کر بائیں ہاتھ ایک عمارت نظر آتی ہے جو قادیان کی نئی عمارتوں میں شامل اور ایوان خدمت کے نام سے مشہور ہے۔ اس محلہ کو ناصر آباد کہا جاتا ہے جو حضرت میر ناصر نواب کی خدمت خلق کی تاریخی یادگار ہے اس سے چند قدم کے فاصلہ پر بیوت الحمد کی نئی خوبصورت عمارتوں کا سلسلہ نظر آتا ہے۔ اور دائیں ہاتھ حضرت اماں جان کا باغ ہے جسمیں سے ایک نہایت خوبصورت راستہ جس پر دو رویہ خوشنما رنگ برنگ کے پھول کھلے ہیں۔ بہشتی مقبرہ کی طرف جاتا ہے۔ اس مقبرہ کی ہر قبر قربانیوں۔ فدائیت۔ مذہبی لگن۔ جذبہ صادق کی ایسی مثالوں پر مشتمل ہے کہ ایک صاحب نظر مورخ عمر بھر تحقیق کرتا رہے تو اسے اپنی بے مائیگی اور کوتاہ دامنی کے احساس میں اضافہ ہی حاصل ہوگا۔ کیونکہ یہ شہر خموشاں تائید الٰہی کے ان گنت واقعات کا ایک زندہ اور منہ بولتا گواہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۶ فروری۔ کل بادل رہے اور دھوپ وقفے وقفے سے نکلتی رہی سردی میں کمی کا سلسلہ رک گیا ہے۔

○ ہیڈ اسلام کے قریب لاہور سے ہارون آباد جانے والی بس لکڑی کے تنوں سے لدے ہوئے ٹرالر سے ٹکرا کر الٹ گئی۔ جس کے نتیجے میں ۲۸ مسافر جل کر ہلاک ہوگئے۔ چالیس مسافر زخمی ہیں۔ اکثر نعشوں کی شناخت ناممکن ہوگئی۔ بس کو کنڈکٹر چلا رہا تھا۔

○ مقبوضہ کشمیر میں جمعہ کے روز مکمل ہڑتال رہی تمام کاروباری مراکز تعلیمی ادارے سرکاری و نیم سرکاری ادارے اور ٹرانسپورٹ بند رہی۔ درگاہ حضرت بل میں کشمیریوں کا عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا۔

○ کشمیری حریت پسندوں سے یکجہتی کے اظہار کے لئے جمعہ کے روز لاہور میں جماعت اسلامی کے زیر اہتمام ایک جلوس نکالا گیا۔

○ اسلامی کانفرنس تنظیم کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر حامد الغابد نے کہا ہے کہ کشمیریوں پر ڈھائے جانے والے مظالم سے اسلامی دنیا کو گہری تشویش ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ آصف زرداری کی رہائی کے لئے حکومت سے کوئی خفیہ بات چیت نہیں ہو رہی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت سے کوئی بات چیت ہوگی تو وہ سرعام ہوگی۔

○ امریکہ کے صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ امریکہ کسی کے ساتھ تجارتی جنگ نہیں چاہتا۔ انہوں نے کہا کہ ہم تمام ملکوں کے ساتھ اچھی شرائط پر تجارت کا فروغ چاہتے ہیں۔

○ بیگم نسیم ولی خان نے کہا ہے کہ جب تک ایک بھی پختون زمین پر ہے کالا باغ ڈیم تعمیر نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نواز شریف کے ساتھ ایک معاہدہ کے تحت اتحاد ہوا ہے۔ اس پر عملدرآمد نہ ہوا تو ہم معاہدے سے الگ ہو جائیں گے۔ اے این پی کے صدر اجمل خٹک نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم بنانے کا اعلان کریں پھر ہمارا ردعمل دیکھیں۔

○ افغانستان کے دارالحکومت کابل میں جمعرات کی لڑائی کے بعد جمعہ کو نسبتاً خاموشی رہی اب فائر بندی کی بات ہو رہی ہے لیکن امن وفد کے سربراہ آیت اللہ محسنی کا کہنا ہے کہ تاجکستان کی طرح افغانستان میں بھی کمیونسٹ برسر اقتدار آسکتے ہیں۔ یہ ملک دوسرا لبنان بھی بن سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ صومالیہ کی طرح بیرونی افواج یہاں آکر امن قائم کریں۔ انہوں نے کہا کہ فریقین کا نقطۂ نظر اس قدر مختلف ہے کہ مذاکرات کی کوئی صورت ہی نظر نہیں آتی۔

○ سابق وزیر اعظم محمد خان جونیجو نے آٹھویں ترمیم کی حمایت کا فیصلہ کر لیا ہے۔ آٹھویں ترمیم کے مسئلے پر مسلم لیگ دو دھڑوں میں بٹ گئی ہے۔ اعجاز الحق بھی جونیجو کی حمایت کر رہے ہیں۔

○ اسلام آباد میں پیپلز پارٹی کے کارکنوں پر پولیس نے زبردست لاٹھی چارج کیا خواتین سمیت متعدد افراد زخمی ہوگئے۔ ۳۵ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس لاٹھیاں برساتی ہوئی پیپلز پارٹی کے سنٹرل سیکرٹریٹ میں گھس گئی اور بے نظیر کی صحت یابی کے لئے قرآن خوانی کرنے والوں کو لے گئی۔

○ بتایا گیا ہے کہ صدر اسحٰق کی انتخابی مہم کے لئے وزیر اعلیٰ سرحد کی سربراہی میں سیل قائم کر دیا گیا ہے۔ ۱۲ وفاقی وزراء ۶ وزرائے مملکت اور وفاقی حکومت کے دو مشیر حمایت کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ پیر پگارا اور محمد خان جونیجو بھی ساتھ دیں گے۔ وزیر اعلیٰ سندھ کی طرف سے بھی چند روز میں حمایت کا اعلان متوقع ہے۔

○ پیپلز پارٹی کے رانا شوکت نے کہا ہے کہ صدارتی انتخاب میں مجھے معراج خالد کی رہنمائی اور یحییٰ بختیار کی تائید حاصل ہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ یہ کہنا ابھی قبل از وقت ہے کہ نواز شریف خواہش کے باوجود صدر اسحٰق کے مقابلے میں کسی دوسرے امیدوار کی حمایت کر سکیں گے۔

○ محنت کے وفاقی وزیر اور وزیر مملکت کی مبینہ کشمکش کی وجہ سے ۳۰ ہزار پاکستانی ملائشیا نہیں جا سکیں گے۔ ملائشیا اب افرادی قوت بھارت سے لے گا۔ سعودی وفد بھی اس کشمکش کا شکار ہو کر ۱۸۰۰ افراد کی بھرتی کی بجائے خالی ہاتھ واپس چلا گیا۔

○ سپاہ صحابہ کے ساتھ حکومت کی مفاہمت کے بعد سپاہ صحابہ کے گرفتار شدگان کو رہا کر دیا گیا ہے۔

○ پیپلز پارٹی کے مسٹر افتخار گیلانی نے کہا ہے کہ آئی جے آئی اور پی ڈی اے کو متفقہ صدارتی امیدوار سامنے لانا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت سے مفاہمت نہیں ہوئی بلکہ نظام چلانے کیلئے انڈرسٹینڈنگ ہوئی ہے ملک کا نظام ہچکولے کھا رہا تھا۔ حکومت نے اپوزیشن کو تسلیم کر لیا ہے۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ وہ آئندہ صدارتی انتخاب میں الیکشن نہیں لڑ رہے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر نے کہا ہے کہ دنیا میں کہیں بھی آرڈیننس کے ذریعے قانون سازی کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔ انہوں نے کہا کہ بدقسمتی سے ہمارے ہاں بعض ایسے آرڈیننس بھی جاری کئے گئے جن کی فوری ضرورت نہ تھی۔

○ مبصرین کا کہنا ہے کہ وزیر اعظم نواز شریف بے نظیر کے تعاون سے امریکہ کو راضی کرنا چاہتے ہیں۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ غیر ملکیوں کو سرمایہ کاری کی ترغیب دلانے کے لئے ایک جامع منصوبہ بنایا جا رہا ہے۔ غیر ملکی سرمایہ کاروں کو مختلف سہولتیں فراہم کی جا رہی ہیں۔ ارزاں افرادی قوت اور حکومت کی لبرل پالیسیوں کی وجہ سے سرمایہ کاری کے امکانات روشن ہیں۔

پتہ

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE RS 200/-
عورتوں کیلئے کورس
بانجھ پن کورس STERILITY COURSE RS 100/-
اٹھرا کورس ATHRA COURSE RS 100/-
تفصیلی لٹریچر مفت
کیورٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی
رجسٹرڈ۔ ربوہ
فون:۔ ۶۰۶ - ۷۷۱

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
پُر امید واحد علاجگاہ
حکیم انوار احمد جان ابنِ حکیم نظام جان
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
ھو الشافی
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
دواخانہ حکیم نظام جان
فون ربوہ ۵۵۸
فون: ۲۱۸۵۲۷
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
پوسٹ بکس۔ ۲۲۲